ساجد حمید

# جس نے ایک رکعت نماز پالی

[۱۶] وحدثنی عن مالك عن نافع: ان عبد اللّٰه بن عمر بن الخطاب کان یقول:

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے:

اِذَا فَاتَتْكَ الرَّكْعَةُ فَقَدْ فَاتَتْكَ السَّجْدَةُ.

''جس نے رکوع کھو دیا، اس نے سجدہ بھی کھو دیا۔''

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

[۱۷] وحدثنی عن مالك انه بلغه ان عبد اللّٰه بن عمر وزید بن ثابت کانا یقولان:

عبد اللہ بن عمر اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے:

مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ.

''جس نے رکوع پایا، اسی نے سجدہ پایا۔''

[۱۸] وحدثنی یحیی عن مالك انه بلغه ان ابا هريرة کان یقول:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے:

مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ وَمَنْ فَاتَهُ قِرَائَةُ اُمِّ الْقُرْآنِ فَقَدْ فَاتَهُ خَيْرٌ كَثِيْرٌ.

''جس نے رکوع پایا، اسی نے سجدہ پایا، اور جس نے فاتحہ کی قرأت کھودی، وہ بڑے خیر سے محروم رہا۔''

## شرح

### مفہوم و مدعا

یہ تینوں آثار بالاتفاق یہ بیان کر رہے ہیں کہ نماز پانے کے معاملے میں، خواہ وہ جماعت میں پانا ہو یا آخری وقت سے پہلے پانا ہو، صرف سجدہ پانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ سجدہ پانے کا اسی کو فائدہ ہے جس نے رکوع پالیا۔ یعنی رکوع پانے کے بعد ہی نماز ملنے یا ملنے کے لیے سجدہ کی اہمیت ہے۔

ابو ہریرہ کے قول سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نماز پانے کے لیے فاتحہ کا نہ پڑھنا ان کے نزدیک ضروری نہیں ہے۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ اس کو کھونے والا خیر کثیر سے محروم رہا۔

جیسے ہم پچھلی روایتوں میں وضاحت کر آئے ہیں کہ ان آثار کا تعلق دراصل امام کے پیچھے رکعت پانے سے ہے۔ یعنی امام کے پیچھے اسی کو رکعت ملے گی جس نے رکوع پالیا۔ جس نے سجدہ پایا اور رکوع میں وہ نہیں مل سکا تو اس نے جماعت میں شمولیت نہیں کی۔

### لغوی مسائل

ان تینوں آثار میں جملوں کا لغوی ترجمہ یوں ہوگا: جس کو رکوع نے کھودیا اس کو سجدہ نے بھی کھودیا۔ لیکن ہم نے اردو میں اس کے مرادی معنی میں ترجمہ کیا ہے۔ اس لیے کہ اردو اس اسلوب بیان کو قبول نہیں کرتی۔ اگرچہ اردو میں بھی مجازاً فاعل کی جگہ مفعول اور مفعول کی جگہ فاعل آجاتا ہے، مگر یہاں یہ اسلوب اختیار کرنا صحیح نہیں ہوگا۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

# درایت

## قرآن وسنت سے تعلق

یہ اقوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کی روشنی میں کہے گئے ہیں۔ ان اقوال کا ذکر ہم پچھلی روایت میں کر آئے ہیں۔ یہاں ان کا دہرانا محض تکرار ہے۔ پچھلی روایت کی شرح پر نگاہ ڈال لیجیے۔

## دیگر طرق

صرف ابن عمر کے قول کی ایک روایت سنن بیہقی میں ملی ہے۔ ابوہریرہ کے قول کی دوسری روایتیں ہمیں نہیں مل سکیں۔

قال نافع وكان ابن عمر اذا وجد الامام قد صلى بعض الصلاة صلى مع الامام ما ادرك ان قام قام وان قعد قعد حتى يقضى الامام صلاته لا يخالفه فى شىء قال وكان ابن عمر رضى اللّٰه عنه يقول اذا فاتتك الركعة فقد فاتتك السجدة. (بیہقی، رقم ۳۴۳۵)

"نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر جب کبھی اس طرح نماز میں ملتے کہ امام نماز کا کچھ حصہ پڑھ چکا ہوتا تو آپ فوراً جماعت میں شامل ہو جاتے۔ اس طرح کہ جب امام کھڑا ہوتا تو وہ بھی کھڑے ہو جاتے اور جب وہ بیٹھتا تو وہ بھی بیٹھ جاتے، وہ ایسا ہی کرتے رہتے، یہاں تک کہ امام نماز ختم کر دیتا، وہ امام کی ذرا بھی خلاف ورزی نہ کرتے۔ پھر انھوں نے کہا کہ ابن عمر کہا کرتے تھے کہ جس نے رکوع کھو دیا، اس نے سجدہ بھی کھو دیا۔"

www.javedahmadghamidi.com
www.almawrid.org

## اس باب پر ایک نظر

اس باب میں امام مالک نے اس بات کو واضح کرنے کے لیے کہ نماز پانے کے معنی کیا ہیں؟ کیا نماز میں کسی بھی جگہ شامل ہونے سے نماز مل جائے گی یا اس کا کوئی حصہ ہے جسے پانے ہی سے نماز ملے گی، ایک خاص ترتیب سے احادیث لائے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جماعت پانے کا ثواب اور وقت پر نماز پڑھنے کا ثواب اسی کو ملے گا جو کم از کم پوری ایک رکعت پائے گا۔ جماعت کے ساتھ پوری رکعت پانے سے مراد رکوع میں ملنا ہے اور عصر اور فجر میں سورج کے طلوع وغروب سے پہلے ایک رکعت پانے سے مراد یہ ہے کہ آدمی طلوع یا غروب سے پہلے پہلی رکعت کے سجدے کر لے تو پھر اس کی نماز وقت پر ادا ہو گی۔

جماعت میں اگر کوئی آدمی اس طرح شامل ہو کہ اسے آخری رکعت پوری نہ ملے۔ تو اس باب کی روایات کے مطابق اسے جماعت نہیں ملی۔ لیکن اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ اس کو صرف اکیلے نماز پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ نہیں، بلکہ اس کو اس کی سعی کا اجر ضرور ملے گا جو اس نے جماعت پانے کے لیے کی۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com